ہے دیکھا خدا کو چمن در چمن
اسی کے ہیں سارے یہ کوہ و دمن

خزانے سمندر کے تہ در تہ
جواہر زمیں میں چھپی ہر شے

درختوں پہ کھلتے گلوں پہ بہار
حسیں موسموں میں پھلوں پہ نکھار

کسی کو تو دے دے بڑی قسمتیں
کوئی فاقہ کش تیرے شکر کر رہیں

کوئی اعلیٰ رتبہ پہ ممتاز ہے
کسی کا گھروندا بھی مسمار ہے

ہے شاہی کسی کو کوئی ہے گدا
تیری مصلحت ہے سمجھ سے سوا

یہ سب ہیں تیری عظمتوں کے نشاں
ہیں ظاہر تیری رحمتیں بیکراں

دیا ہے جنہیں تو نے نورِ یقیں
ہے ایمان ان کا ہی دینِ مبیں

ہمارا یقیں یہ بھی ایمان ہے
تو ہم سب پہ بے حد مہربان ہے

تیرا ذکر کرتے سے دل شاد ہے
تیری زاہدہ شاد و آباد ہے

الٰہی مجھے اپنے گھر میں بلا لے
بلا کے مجھے رحمتوں میں چھپا لے

تیری چاکری میں رہوں یا الٰہی
یہی ہے تمنا میرے دل نے چاہی

ثمر آفریں میرے گلشن کو کر دے
میرا دامنِ دل مرادوں سے بھر دے

بہاریں ہوں ہر سو کھلیں پھول کلیاں
مہکتی رہیں اب میرے دل کی گلیاں

یہ خواہش میرے دل میں ہر روز مچلے
دعاؤں میں میری بھی تاثیر رکھ دے
بھلا دوں میں دنیا تجھے دل میں رکھ لوں
تیری رحمتوں کے مزے میں بھی چکھ لوں

میرا شغل ہو ذکر و اذکارِ اعلیٰ
مجھے ہے یہی آرزو میرے مولیٰ

غرور و کبر ہے تیری شان لائق
نہیں کوئی دوجا نہ لائق نہ خالق

سکونِ و قرارِ دل و جاں خدایا
نہیں تیرا ہمسر نہیں تیرا جایا
تیری زاہدہ ہے تجھے یاد کرتی
شب و روز ہے تجھ سے فریاد کرتی

زاہدہ مظہر

پھر آگئی ایسی سخت گھڑی
فریاد کناں ہوں در پہ کھڑی

ہو نظرِ کرم مٹ جائیں الم
سن صلے علیٰ فریاد میری

ہے کسک میری روح میں اتری
اور چوٹ ہے میرے دل پہ پڑی

کس سمت میں دیکھوں تیرے سوا
مایوس نظر ہے تجھ پہ گڑی

اے شاہِ امم ہو نظرِ کرم
آباد رہے دل کی نگری

وا دامن دل کر رکھا ہے
آ جائے تیری رحمت کی جھڑی

گر آج ہو تیری نظرِ کرم
بن جائے میری بگڑی بگڑی
کس کام کا جینا دنیا میں
جب سونی ہو دل کی نگری
جب ربیع الاوّل آ جائے
اور رحمتیں ہوں بکھری بکھری
ویرانئ دل گم ہو جائے
ہو زاہدہ پھر نکھری نکھری

زاہدہ مظہر

کئے میرے آقاؐ نے احساں بڑے
تیری رحمتوں کے ہیں عنواں بڑے
نشانۂ رحمت پہ جب دھر لیا
ہمیں خیرِ امت میں جب کر لیا
نوازش کرم ہم پہ ایسے رہے
کہ حیرت سے ہم ان کو دیکھا کئے
کہاں تک کوئی نعمتوں کو گنے
بڑے رحمتوں کے ہیں موتی چنے
سخی کی عطاؤں کی حد ہے کہاں
تیری مہربانی یہاں اور وہاں
کبھی بھی نہ آنے دی کوئی کمی
تیری نسبتوں سے میری دلجمعی

مجھے تو نے اتنا بہت دے دیا
کبھی کوئی سائل نہ خالی گیا
میری جھولی اتنی ہے کس نے بھری
مجھے کر دیا کس نے اتنا غنی
وہؐ ہے مصطفیٰ مجتبیٰ مرتضیٰ
بڑا مرتبہ ہے خدا نے دیا
بھرا پیار تیرا میرے انگ ہے
محبت تیری کا جدا رنگ ہے
میرے ملجا ماوا حبیبِؐ خدا
محمدؐ پیارے دل و جانِ ما

تیری زاہدہ کرے تیری ثنا
کھڑی دست بستہ ہے در پہ شہاؐ

زاہدہ مظہر

پڑھتے صلِ علیٰ بصد نیاز
قافلے جا رہے ہیں سوئے حجاز

التجا ہے دعاؤں میں اپنی
یاد رکھیں قرینِ بندہ نواز

میں یہ امید و آس رکھتی ہوں
ہو سکے حاضر پڑھوں حرم میں نماز

وارداتیں جو ہوتی ہیں دل پر
ہوں بیاں تب حضورِ بندہ نواز

آپؐ کی رحمتوں میں ہم کھیلیں
اور تیرے کرم سے دل ہوں گداز

میری بپتا کسی کو کیا معلوم
تو ہے مشکل کشا میرا ہم راز

اے میری زندگی میری معراج
ہے گزارش جناب بندہ نواز

مجھ سی عاصی کے واسطے آقا
چھاؤں عفو و کرم کی ہو دراز

نعت پڑھتی ہوں نعت کہتی ہوں
ہے عبادت میری یہی ہے نماز

روحِ کونین کی نظر کے طفیل
راحتیں جو ملیں ہوں جاں نواز

روزِ محشر ہو مسندِ محمود
جلوہ فرما ہوں آپؐ جلوۂ ناز

تیرے رحم و کرم کے سایہ میں
زاہدہ پڑھنا چاہتی ہے نماز

زاہدہ مظہر

خدا وندا میرے دل کو لگن تیری رہے سچی
عبادت جو کروں میری عبادت ہو بڑی اچھی
میرے افکار ہوں اچھے میرے اعمال ہوں اچھے
میرے عیال ہوں اچھے عبادت تیری ہو اچھی
سبق ہم کو ہدایت کا ملے ہر کام سے پہلے
ملیں جو راہبر ان کی محبت تجھ سے ہو پکی
تیرے اختیار سے کوئی کبھی بھی نہ رہے نسبت
تیرے ہو کر تیری چاہت رہے من میں سدا رکھی
ترانے تیری وحدت کے سدا گاتے رہیں ہر دم
تیرے کلمات طیب کی اشاعت وہ کریں اچھی
تیرے محبوبؐ کی الفت سے روحانی جلا پائیں
ہے جس کی پیار سے تو نے مدح قرآن میں لکھی
دھیان میں صاحب قرآن کی پر نور ہستی ہو
جو ہے ممدوح یزداں اور قرآن نفت ہے جس کی
تیرا شیوہ ہے بخشش اور کرم سب پر سدا کرنا
ہمارے جرم عصیاں بخش دے گا تجھ سے یہ امید ہے رکھی
در توبہ پہ سر رکھ دوں تیری رحمت تڑپ اٹھے
تیری رحمت گلے لگ جائے پھر توبہ رہے پکی
کبھی ہو زاہدہ کا دل پریشاں نفت ہو جائے
کبھی ہو حمد سے مسرور جیوں سے ناب ہو چکی

زاہدہ منظر

ولادت رسولؐ خدا نے ہے پائی
خوشی کی خبر ہم کو کس نے سنائی
مبارک گھڑی ہے سہانا سماں ہے
سجی ہے زمیں اور سجا آسماں ہے
میرے مصطفیٰؐ کا ہے میلاد برپا
سلامت مبارک کا ہر سو ہے چرچا
فضا میں ہیں خوشیاں خدا نے بکھیریں
خدا نے محمدؐ کی زلفیں سنواریں
ہیں کجلائی آنکھیں لبوں پہ تبسم
لبوں پہ نمی جیسے گل پہ ہو شبنم
عرش سے درود و سلام آ رہے ہیں
رسولؐ خدا خوش ہیں اٹھلا رہے ہیں
کبھی آمنہؓ اماں لوری سنائیں
کبھی آقاؐ جی کو گلے سے لگائیں
وہؐ در یتیم آئے سب کے سہارے
نبوت کے والی دو عالم کے پیارے
خدا نے کیا ہے یہ احسان ہم پر
زمانے کو رحمت لقب اپنے دے کر
کریں کچھ خوشی میں جشن ہم بھی برپا
کریں ہم درودوں سلاموں کی برکھا
کہ آئے ہیں ختم الرسلؐ شافعؐ محشر
حبیبؐ خدا سارے نبیوں سے بڑھ کر
دل و جاں سے پیارے ہیں آئے دلارے
تیری زاہدہ تجھ پہ بھی جان وارے

زاہدہ مظہر

رحمتیں آپؐ کی میری دمساز
اے میرے ہمدم و میرے ہمراز
اے ہوا لے کے چل دیارِ حرم
عرض کرتا ہے اک سلامِ نیاز
کرتی سرکار کے حضور بیاں
داستانِ الم کہ دل ہے گداز
اور کس سے کہوں میں غم کا بیاں
میرے آقاؐ تو ہیں میرے ہمراز
سانس رکتی ہے تھم کے چلتی ہے
موت کر لے کہیں نہ یہ در باز
بھیج دو اک ہوا بشارت کی
لے کے آئے نوید یثرہ نواز
یادِ سرکارؐ جب کریں مجھ کو
اڑ کے پہنچوں حرم میں پڑھنے نماز
جب نسیمِ سحر نے مجھ سے کہا
جلد چل دو ہے حکمِ شاہِؐ حجاز
میں ہواؤں کے دوش پر اڑ کر
آج پہنچی دیارِ یثرہ نواز
اے اجل میرا سر ہے قدموں پر
جلد آجا گھڑی ہے جاں نواز
زاہدہ کی ہے جنتِ ارضی
آپؐ کی خلد میری جائے نماز

زاہدہ مظہر

اے شہنشاہِ دیں میرے سرکار
میرے بگڑے ہیں سارے کاروبار

نظرِ رحمت ادھر جو ہو جائے
بات بن جائے گی۔ میرے غم خوار

میرے افکار ہیں پراگندہ
دور ہو جائے اب ذہن سے غبار

ہو کے یکسو میں نعتِ پاک کہوں
نامرادی میں ہوں تیرے اختیار

تیری نسبت کا فیض پھر ہو نصیب
تیری یادوں پہ آئے کھل کے بہار

پھر ہو جانا دیار میں تیرے
ہم رہیں جا کے پھر سے تیرے دیار

جس جگہ پہ ہیں جبرائیلؑ امیں
تیرے دربان، شاہِ عالی وقار

ہم تیری رحمتوں میں بیٹھے رہیں
پیش کرتے رہیں درودوں کے ہار

میرے ہادی اے ساقیِ کوثر
تیرے دستِ عطا پہ جان نثار

تیری نظروں سے ہم نے جو پی لی
زاہدہ بن گئی تیری مے خوار

زاہدہ مظہر

چراغاں ہو جہاں میں رحمۃ للعالمین آئے
مسرت آفریں لمحوں میں نورِ اولیں آئے

پڑھیں صلِ علیٰ سارے کہ آئے رحمتِ عالم
مبارک باسعادت شب میں ختم المرسلیں آئے

سنائے جا رہے ہیں ہر طرف کونین میں نغمے
بڑی محمود گھڑیوں میں شفیع المذنبین آئے

خدا کو ناز ہے تخلیقِ اوّل کی بناوٹ پر
حسینوں سے حسیں محبوبِ ربّ العالمیں آئے

شرافت اور نجابت کی فرشتے قسم کھاتے ہیں
کہ جس اعلیٰ گھرانے میں ہیں ختم المرسلیں آئے

زمیں کیا عرش پر بھی دھوم ہے جس کے فسانوں کی
وہ مومن قوم کے سردار رحمتِ عالمیں آئے

سجایا آسمانوں کو تیری خاطر ستاروں سے
قمر کی چاندنی بکھری، امام المرسلیں آئے

درودوں اور سلاموں کی ہوئی برسات عرشوں سے
شفیعِ عاصیاں محبوبِ عالم شاہِ دیں آئے

مبارک باد امت کو کہ آئے پیشوا اپنے
کہ نورِ اولیں آئے ہیں ختم المرسلیں آئے

ہے واجب شکرِ یزداں جس نے بھیجا نور کا پیکر
مبارک زاہدہ کو بھی شفیعِ عاصیاں آئے

زاہدہ مظہر

میرے آقا پیارے جو نور مجسم
خدا نے بنائے خزانوں کے قاسم
یہ کس نے جہانوں میں رحمت اتاری
نہیں کوئی دوجا فقط ذات باری
جسے ہو طلب وہ چلے ان کے در پر
مرادوں سے دامن بھرو سارے چل کر
وہاں سب کو ملتا طلب سے سوا ہے
کوئی ان کے در سے نہ خالی گیا ہے
بڑھو لوٹ لو آج رحمت خدا کی
لگی ہیں سبیلیں شافع روز جزا کی
جو پھیلے ہیں دامن بھرے جا رہے ہیں
دلوں کے بھی غنچے کھلے جا رہے ہیں
کسی نے نہ دیکھا کوئی ایسا داتا
ہیں نورانی آنکھیں تو روشن ہے ماتھا
تیری ضو سے شمس و قمر جگمگائے
ستاروں کی جھلمل میں تو مسکرائے
ہیں گلشن میں مہکی ہوائیں تجھی سے
یہ برکھا یہ کالی گھٹائیں تجھی سے
یہ نکہت گلوں کی صبا کی لطافت
عطائیں تمہاری ہیں تیری سخاوت
نمودِ سحر ہے تیرے رخ کے صدقے
ہے لطف عبادت بھی سحری کے تڑکے
جہاں کی ہیں رعنائیاں تیرے دم سے
نویدِ شفاعت ہے تیرے کرم سے
تیری زاہدہ کو تیرا آسرا ہے
جہاں سارا تیرے ہی در پہ کھڑا ہے

زاہدہ مظہر

میرے دل سے اٹھی صدائے محمدؐ
دہن سے بھی ٹپکی ندائے محمدؐ
صبا لائی جھونکے مہکتے مہکتے
یہ کس کی ہے خوشبو سوائے محمدؐ
مدینے کی مہکار سب سے جدا ہے
دو عالم کا مختار اس جا رہا ہے
خدایا عطا کر ہمیں اپنے در سے
محبت کی نسبت محمدؐ کے گھر سے
میری آل کو اپنے دیوانے کر لے
میرے پیارے آقاؐ کے پروانے کر لے
لگن ان کو سچی ہو دین میں سے
بڑی دلجمعی ہو قران میں سے
تیرے دین کی خدمت میں سب وقت گزرے
نمودِ سحر ہو یا جب شام اترے
گزاریں اطاعت میں دن رات اپنے
جو سامان کریں آخرت اپنی سنوارے
انہیں حاضری کی سعادت عطا کر
کریں حج عمرے تیرے گھر میں جا کر
ہوں مقبول ساری عبادات مولیٰ
ہوں محمود ساری ہی عادات مولیٰ
غلامانِ سرکارؐ سب کا لقب ہو
غلامانِ آقاؐ کا الفت ادب ہو
حشر میں سروں پر لوائے محمدؐ
رہے سب کے سر پر ردائے محمدؐ
محمدؐ کا فیضان ہو ان کے گھر پر
یہ دین میں رہیں انؐ کے خدام بن کر
تیری زاہدہ کی یہی آرزو ہے
کہ اللہ محمدؐ کی ہی جستجو ہے

زاہدہ مظہر

نظر میں ہیں جلوے دیارِ نبیؐ کے
مجھے بے لبسی لائی در پر اسی کے
ان آنکھوں نے دیکھے وہ منظر سہانے
جنہیں دیکھنے کو ترستے زمانے
فرشتے سلامی کو آتے ہیں ہر دن
میری حاضری ہو یہی چاہے ہر من
تمنا کسی کی بھی پر جو آئے
دیارِ محمدؐ پہ جو سر جھکائے
اسے ہے نوید شفاعت نبیؐ کی
نہیں چاہیئے پھر اجازت کسی کی
چلیں گے جو ہمراہ شاہِؐ حجازی
تو جنت کو جائیں گے سارے نمازی
نہ ہوگی رکاوٹ نہ پرسش ہماری
کہ ضامن ہماری ہے رحمت باری
لبادے اوڑھا دیں گے رحمتوں والے
ٹھکانے بنیں ان کے شفقتوں والے
کریں گے زیارت خدا کے حرم سے
ملیں گی سبھی نعم انؐ کے کرم سے
جو فردوس میں مل کے سب ساتھ ہونگے
تو کلمات طیب ہی ٹپکیں دہن سے
ہمیں اور کیا کس سے مطلب رہے گا
خدا وند خود ناز سب کے سہے گا
تیری زاہدہ کو بھی دیدار ہوگا
جو ہمراہ گنبد گہر بار ہوگا

زاہدہ مظہر

خداوندِ عالم تیری ہی عطا ہے
یہ دامن مرادوں سے تو نے بھرا ہے
تیرا شکریہ ہو ادا کیسے مولیٰ
تیری رحمتوں سے یہ گلشن ہرا ہے
بنا کر ہمارے مناسب سے اعضاء
نگاہوں کو روشن بھی تو نے کیا ہے
ہمیں جسم بخشا ہمیں روح بخشی
غذا کا ذخیرہ بھی وافر دیا ہے
ضرورت سے بڑھکر عطائیں ہیں تیری
غنی تو نے ہم کو غنی کر دیا ہے
بجا ہے نہیں ہم نے نیکی کمائی
جو توفیق دے تجھ کو مشکل بھی کیا ہے
تمنا ہے اپنی عبادت میں گزرے
وگرنہ میرا جسم کس کام کا ہے
چلیں ہم ہمیشہ تیری راہ حق پر
یہی ہے تمنا یہی التجا ہے
یہ رحمت نوازش یہ بندہ نوازی
کرم زاہدہ پہ گماں سے سوا ہے

زاہدہ مظہر

کرم کی نظر ہو میں آؤں مدینے
سکھا دیتا آقاؐ وفا کے قرینے
جو تیرے ہی گن گائیں ان سے ملا دے
سکھاتے ادب جو ہیں ان کی ہی راہ دے
عطا ہو شعور و خرد ہم کو ایسے
خدا چاہتا ہے عمل ہم سے جیسے
سمجھ ہم کو قرآں کی اتنی تو آئے
منور ہو جس سے ذہن نور پائے
تیری رحمتوں کا ذریعہ بنا دے
زباں کو میری کلمہ طیب سکھا دے
سمجھ ہم کو آقاؐ کے رتبہ کی آئے
تیرا عشق بھی میری رگ رگ سمائے
عمل صالح کرنا مقدر ہو اپنا
بروں سے بدی سے بھی اللہ بچائے
تیرا دین بنے میری راحت کا ساماں
قدم دین حق پہ بڑھے بڑھتا جائے
خدا اور نبیؐ کی ثنا ہی شغل ہو
تیری زاہدہ کی تمنا بر آئے

زاہدہ مظہر

تصور میں شاہؐ امم مسکرائے
بھلے دن ہیں آئے بھلے دن ہیں آئے
میں صبح کروں یا کہ شب میری آئے
خیالِ محمدؐ میرا دل لبھائے

تیرا ذکر اذکار نہ ہو کہیں
وہ محفل بھی مرغوب ہم کو نہیں
دلوں میں جو الفت ہیں شاہؐ کی
تو کھوتی ہے منزل تیری راہ بھی

درِ توبہ سر رکھ کے سرکارؐ سے
کرو عاجزی انؐ کے دربار پہ
محمدؐ جو بخشیں خدا بخش دے
عفو و کرم ہو خدا خوش کرے

چلیں ہم شہنشاہؐ کے در سے پیئیں
جیئیں انؐ کے سایہ میں رہ کر جیئیں
شفاعت کا سہرا محمدؐ کے سر
مساکیں سے کرتے ہیں شفقت مگر

میری زندگی کی یہ معراج ہے
میرا آقاؐ ہی میرا سر تاج ہے
نگہبان آقاؐ رہیں زاہدہ
تجھے جامِ کوثر ملیں زاہدہ

زاہدہ مظہر

میری والدہ رح تھیں تو در باز تھا
میرا میکہ تھا میرا گھر بار تھا
میری منتظر کو میری چاہ تھی
دعا کرتی تکتی میری راہ تھی
وہ تھی پارسا متقی غم گسار
سبھی کی سہیلی جو ہو دل فگار
خدا کی خدائی سے کرتی تھی پیار
ہو اپنا پرایا کہ دکھی بیمار
مجسم اطاعت رہی تا حیات
کبھی دین سے ہٹ کر نہ کی کوئی بات
وہ ولیہ تھی ولیوں کی اولاد تھی
تردد سے کرتی وہ میلاد تھی
وہ عشق محمد ﷺ سے سرشار تھی
قرآں اور حدیثوں کی ہے تکرار تھی
اسے نعت پڑھنے سے تسکین تھی
بڑی باسعادت وہ مسکین تھی
اسے زوج اللہ نے جو تھا دیا
ولی اللہ تھا نعت گو تھا بڑا
زمانہ بھی گاتا ہے گیت آپ کے
جنہیں فیض پہنچا کبھی آپ سے
گئے چند دن میں وہ دونوں گئے
خدائے دو عالم کے گھر جا رہے
وہ ہیں ربانی انعام و اکرام میں
رسولِ خدا سے ہیں خدام میں
جو برسی کے دن آ رہے ہیں قریب
عرس پر ملے حاضری کیا عجیب
چلو زاہدہ فاتحہ اب کہو
سدا تم نگاہوں میں ان کی رہو

زاہدہ مظہر

عطائے محمدؐ عطائے محمدؐ
کسی کی نہیں میں سوائے محمدؐ

میرے مصطفیٰؐ کے کرم سے لبوں پر
صدائے محمدؐ صدائے محمدؐ

ہوئے جلوہ فرما خدا کے پیغمبرؐ
جبینِ عرش زیرِ پائے محمدؐ

خدا خود بنا کر کے نورِ مجسم
فدا ہو رہا ہے خدائے محمدؐ

ہے میلاد برپا نبیؐ جی کا ہر جا
زمیں آسماں ہیں برائے محمدؐ

محمدؐ کی امتؐ کروڑوں سلام
قرارِ دل و جاں آئے محمدؐ

کتابِ مقدس کلامِ الٰہی
نویدِ شفاعت بھی لائے محمدؐ

ستاروں کی شمعیں ادھر جگمگائیں
میرے مصطفیٰؐ مسکرائے محمدؐ

خدا اور فرشتے ہیں پڑھتے سلام
کریں امتی بھی ثنائے محمدؐ

محمدؐ کے صدقے سب جا رہے ہیں
بڑھا اپنا کاسا گدائے محمدؐ

عقل میں نہیں ہے خرد میں نہیں ہے
کوئی بات اب تو سوائے محمدؐ

جدھر دیکھتی ہوں تجلی تمہاری
زمیں آسماں پر ضیائے محمدؐ

غلامان و عشاق میں نام دے کر
کرو زاہدہ جاں فدائے محمدؐ

زاہدہ مظہر

میرے لب پہ دن رات تیری تمنا ہے
تو جیسا ہے ویسی ہی تیری عطا ہے
تجھے زیب دیتی ہے تیری خدائی
تیری عظمتیں اور تیری کبریائی
تو عرشوں کا مالک تو عالم کا داتا
گدا ہو شہنشاہ سبھی کا تو آقا
میرے احکم الحاکمین یا خدایا
تیرا پیار ہے میرے من میں سمایا

دعا تجھ سے میری، یہ میری دعا ہے
میری ہے تمنا، میری التجا ہے
میری آل ہوں تیری مقبول بندی
کوئی بھی نہ عادت پڑے ان کو گندی
بنا لے انہیں اپنے پیاروں کے جیسا
چڑھا دے انہیں رنگ اپنوں کے جیسا
انہیں دین حق سے محبت ہو ایسی
اے عرشوں کے والی پیمبر تیری جیسی
تو عالم بنا باعمل بھی بنا دے
تو قرآں کی الفت لگن بھی لگا دے
تیرے دین کا پرچار ہی ان کو بھائے
تیری رحمتوں میں انہیں چین آئے
ہو شایانِ شان تیرے دین میں کے
جو خدمت کریں دل سے سچے یقیں سے
ہو پوری میری آس امید یا رب
اے صاحب بزرگی سنو التجا اب
قبر میں فرشتے یہ لائیں بشارت
اٹھو نعت پڑھ لو ہے وقت زیارت
تیری نصرتیں ہوں سبب شان اپنی
تیری زاہدہ بیکھ دے جان اپنی

زاہدہ مظہر

وہ آئی گھٹا رحمت بے بہا کی
مبارک گھڑی آمد مصطفیٰؐ کی
یہ مژدہ سناؤ جہاں میں ہواؤ
جو سوئے ہیں ان کے ذہن کو جگاؤ
یہ پیغامِ رحمت جہاں کو سناؤ
محمدؐ کا میلاد مل کے مناؤ
نظر کو جھکاؤ گھروں کو سجاؤ
کوئی نغمۂ نعت میٹھ گیت گاؤ
چلو مسندِ مصطفیٰؐ بھی بچھاؤ
کہ رحمت سے حصہ کوئی تم بھی پاؤ
حسیںؐ نازنیں آج پیدا ہوئے ہیں
زمانے میں رحمت لقب آ گئے ہیں
ضیا آپؐ کی چار سو بکھری بکھری
فضائے دو عالم بڑی نکھری نکھری
ہیں واللیل زلفیں ذرا ڈھلکی ڈھلکی
لبوں پہ بھی مسکان ہے ہلکی ہلکی
رخِ مصطفیٰؐ کیا ہے اللہ اکبر
خدا کی تجلی خدا کا ہے دلبر
اٹھو شکرِ یزداں کرو جی لگا کر
درودوں کے جھومر سجاؤ بنا کر
جو بدبخت ہے وہ تو منہ کو بسورے
ہمیں رحمتوں میں میرا اللہ گھیرے
درخت اور پودے جو لہرا رہے ہیں
خوشی کی خبر سے کھلے جا رہے ہیں
مبارک تجھے زاہدہ یہ ترانہ
محمدؐ کے میلاد کا یہ فسانہ

زاہدہ مظہر

نرالی مہک مجھ کو کچھ دیر آئی
بڑی دیر تک میں سمجھنے نہ پائی
یہ انعام کس بات کا میں نے پایا
کہ آقا ﷺ نے رستہ میرے گھر بنایا
مقدر ہو بیدار میں دیکھ پاؤں
تیری خاک پا کا میں سرمہ لگاؤں
نگاہوں سے میری خدا راہ ہٹا دو
یہ پردہ یہ دیوار جڑ سے مٹا دو
یہ خواہش مجھے شب کو بیدار رکھے
قدم بوسی میں مجھ کو دلدار رکھے
مرادوں کو دل میں چھپائے ہوئے ہوں
نظر راستوں میں بچھائے ہوئے ہوں
وجد آفریں ہیں، تمہارے طریقے
ہمیں نعت نے ہیں۔ سکھائے سلیقے
قلم مجھکو جب جب کسی نے تھمایا
مزہ نعت کہنے کا، تب ہم کو آیا
ہمیں کیف پرور فضاؤں میں رکھا
حمد نعت کا جب مزہ ہم نے چکھا
دل و جاں نے لطف و کرم تیرا پایا
تو بے ساختہ شکر ہونٹوں پہ آیا
تصور میں کھو کر ہے ہم نے گزاری
حسین یادِ سرکار ﷺ جاں میں اتاری
میرے وردِ لب آپ ﷺ کا نامِ نامی
ملا زاہدہ کو انعامِ غلامی

زاہدہ مظہر

شہنشاہِ ذیشان پگڑی پنائیں
شاہِ امم اپنے در پہ بلائیں
ہے چاہت یہ دل کی تیرے در پہ آؤں
تجھے سارے زخم جگر آ دکھاؤں
میری عمر آخر ہے موسم خزاں کا
ہے بدلا وطیرہ بھی سارے جہاں کا
میرے وقت پیری میں مجھکو سنوارو
میرے سر پہ جو بوجھ ہے وہ اتارو
تیرے بن میرا کون مشکل کشا ہے
تو ہی ملجا ماوا تو ہی آسرا ہے
میری خستہ جاں میں نہ قوت نہ طاقت
عبادات میں پیش آتی ہے دقت
میرا مرض بھی جان لیوا بڑا ہے
سفر آخری میرے سر پہ کھڑا ہے
میری نیا ڈولے کنارے لگا دو
کوئی نیک اسباب ایسے بنا دو
بنیں کوئی حیلے جو چلنے سے پہلے
کروں میں کوئی کام مرنے سے پہلے
کرم تیرا جس میں ہو ہر آن شامل
محبت تیری سے ہو ایمان کامل
سفر آخرت کا ہو آسان آقا
تمہارا ہو دیدار ہر آن آقا
میرے آقا جی کے گھرانے کے صدقے
مرے زاہدہ کلمہ طیب پڑھ کے

زاہدہ مظہر

تڑپ دل میں اٹھی ہے عشقِ نبیؐ کی
لگن دل میں ابھری نبیؐ اُمّتی کی

کھلے آج پھر رکھتا دل کے دریچے
ہوا کہ رہی ہے تمہاری گلی سی

کہ اس راہ سے گزریں گے شاہِ حجازی
خبر مل گئی ہے سہانی گھڑی سی

دو عالم کے آقاؐ، میں قربان جاؤں
تمنائیں بر آئیں دل کی لگی سی

تری نظرِ رحمت ملی بھاگ جاگے
شفاعت ملے ہم کو میرے نبیؐ کی

میرا جذبہ وشوق عشق و محبت
ہو مقبول درگاہِ اُمّتی سخی کی

نسیم سحر جا رہی ہو مدینہ
ذرا لیتی آنا مہک بھی نبیؐ کی

سلامِ محبت میرا لے کے جاؤ
تو خاکِ شفا لانا انؐ کی گلی کی

بڑی ہے تمنا بڑی آرزو ہے
بنے گر کوئی راہ میری حاضری کی

رہے زاہدہ بھی دیارِ حرم میں
اجازت ہو مجھکو جو میرے نبیؐ کی

زاہدہ مظہر

786

فضاؤں ہواؤں میں یہ گنگناہٹ
یہ ہولے سے قدموں کی پیاری سی آہٹ
لگے آرہی ہے میرے دل کی راحت
کلیجے کی ٹھنڈک کسی من کی چاہت
مچلتے ہیں ارمان سرکار آؤ
یہ ظلمت ذلالت جہاں سے مٹاؤ
تمہاری یہ محفل سجائی گئی ہے
میرے دل کی مسند بچھائی گئی ہے
لگی رحمتوں کی مبارک جھڑی ہے
ولادت نبیؐ کی مبارک گھڑی ہے
زمین و زماں کو سجایا گیا ہے
کہ جشن ولادت منایا گیا ہے
ستاروں کی شمعیں فروزاں فروزاں
ادھر کہکشاں بھی فراواں فراواں
قمر جگمگایا ہے چہرہ کھلا ہے
ادھر چاندنی کا بھی جلوہ بھلا ہے
ہواؤں میں جگنو بھی لہرا رہے ہیں
خوشی سے تھرکتے اڑے جا رہے ہیں
درودوں سلاموں کی لڑیاں بناؤ
کرو پیش سرکار کڑیاں ملاؤ
سلام محبت کا سہرا بنا کر
شفیعؐ امم کو لگاؤ اٹھا کر
خدا کے نبیؐ آمنہؓ ماں کے جائے
جو آئے تو خوشیوں کے سندیس لائے
وہ آئے ہیں پیغام یزداں کو لے کر
نصاب حیات نورِ قرآں کو لے کر
خدا نے بڑے پیار سے ہیں سنوارے
محمدؐ کے صدقے خدا نے اتارے
چلیں سب کریں نور و نکہت کی باتیں
سکونِ دل و جان و رحمت کی باتیں
چلو زاہدہ شاہ کی محفل سجاؤ
نبیؐ جی کی نعتیں بھی پڑھ کے سناؤ

زاہدہ ظہیر

جہانوں کے آقا نبیؐ اور امامؐ
کروڑوں درود اور کروڑوں سلام
بنا کر سراپا تیرا ماہ جبیں
تجھے دیکھا اللہ نے با احترام
تیری ندرت و نزہت و نکہتیں
اے نورِ مجسم اے حسنِ تمام
سراپا ہیں رحمت رسولؐ خدا
انہیؐ کی سدا رحمت ہر پل مدام
مچلتے تھے ارمان جن کے لئے
وہ آئے محمدؐ درود و سلام
مجسم عطا و سخا با حیا
میرے آقاؐ کی والدہؓ کو سلام
بڑی پاک دامن رہیں نیک نام
رہے کوکھ میں جس کی خیر الانام
تیری گود میں آگئے شاہؐ دیں
تیرے گھر میں پیدا ہوئے خوش خرام
قطاروں میں عرشی کھڑے با ادب
کریں پیش خدمت درود و سلام
کلامِ الٰہی یہ عہدِ وفا
میرے آقاؐ لائے خدا کا پیام
زمیں آسمان سب فضا میں ہے اب
مبارک سلامت خوشی جشنِ عام
نہیں غیر سے دینا لینا نہیں
میرے مصطفیٰؐ پاک سے اپنا نام
تجلی تیری سے فروزاں ہے شب
میرے دن گزرتے ہیں خوش خوش تمام
جہاں بھی تیرے نقشِ پا مل سکے
نگاہوں نے چومے ہیں نقشے تمام
تیری زاہدہ کے کروڑوں سلام
ہوں مقبول درگاہِ خیرؐ الانام

زاہدہ مظہر

اجلی اجلی ہے قبا نور کا ہالہ سر پر
دیکھ کر شان تیری آئی گدا ہے در پر
تجھ کو اللہ نے چنا اپنی محبت کے لیے
اور مخلوق بنائی ہے اطاعت کے لیے
تجھ سے اللہ کرے عشق و محبت کا کلام
خلق کو حکم کرو پیش درود اور سلام
تیری یہ شان کہ جبرائیل ہے دربان تیرا
میری یہ شان تو آقاؐ ہے مہربان میرا
جب بھی یلغار نے باطل کی گرایا ہے مجھے
میرے سرکار کی رحمت نے اٹھایا ہے مجھے
ہو خداوندِ دو عالم ہے ثنا خوانِ حضورؐ
صدقے آقاؐ کے کرے معاف میرے سارے قصور
مجھ سیہ کار پہ اکرام کی بارش کر کے
لاج رکھ لی میرے سرکارؐ سفارش کر کے
میں تیری بارگہِ اعلیٰ میں حاضر ہو کر
دست بستہ تیری درگاہ پہ آ کر رو کر
سجدۂ شکر کروں اپنی کہانی کہہ دوں
اپنے الفاظ میں سب اپنی زبانی کہہ دوں
جب تیری زاہدہ راہرو ہو عدم کی اس دم
زیرِ لب نعت پڑھے آپؐ کی مدھم مدھم

زاہدہ مظہر